علامت نمبر آٹھ: جن گناہوں پر حبط اعمال یعنی اعمال کی بربادی، ان کے ضائع اور اکارت ہوجانے کی وعید سنائی گئی ہو۔ وہ بھی بڑے گناہ ہوتے ہیں۔

قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں بہت سارے ایسے گناہ ہیں جن سے انسان کے اعمال برباد ہوجاتے ہیں یہاں ایسے ہی چند گناہوں کی نشاندہی کی گئی ہے

۱/ اللہ کے ساتھ شرک کرنا:

اس سے انسان کے سارے اعمال برباد ہوجاتے ہیں اور یہ شرک کی بہت بڑی نحوست ہے کہ اس گھٹیا گناہ کی وجہ سے اگر آدمی بغیر توبہ کے مرگیا تو اس کی ساری نیکیاں جو اس نے زندگی بھر کی ہوں گی برباد ہوجاتی ہیں گویا اس نے کوئی نیکی کی ہی نہیں اور پھر ہمیشہ کے لئے واصل جہنم کردیا جاتا ہے۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

سورۃ الأنعام میں اٹھارہ انبیاء کے نام ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿ذَلِکَ هُدَى اللّهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَلَوْ أَشْرَكُواْ لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا كَانُواْ يَعْمَلُونَ﴾ (سورۃ الأنعام: ۸۸)

یعنی: ''یہی اللہ کی ہدایت ہے وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے اس کی ہدایت کرتا ہے اور اگر یہ حضرات بھی (بفرض محال) شرک کرتے تو ان کے سارے اعمال برباد ہوجاتے''۔

اور اپنے خلیل وحبیب نبی اکرم ﷺ کے بارے میں اللہ فرماتا ہے: ﴿وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْکَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِکَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ (سورۃ الزمر: ۶۵)

یعنی: ''آپ کی طرف اور آپ سے پہلے تمام انبیاء کی طرف وحی کی گئی ہے کہ اگر آپ نے شرک کیا تو بلاشبہ آپ کے سارے اعمال برباد ہوجائیں گے اور آپ خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوجائیں گے''۔

۲/ مرتد ہوجانا یعنی دین اسلام سے پھر جانا:

﴿وَمَن يَرْتَدِدْ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُوْلَئِکَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَأُوْلَئِکَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾ (سورۃ البقرۃ: ۲۱۷)

یعنی: ''تم میں سے جو اپنے دین (اسلام) سے پھر جائے اور بحالت کفر اس کی وفات ہو ان کے سارے اعمال دنیوی ہوں یا اخروی سب غارت ہوجائیں گے، یہ لوگ جہنمی ہوں گے اور جہنم میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے''۔

۳/ اللہ کی آیات کا انکار اور ان کی تکذیب کرنا:

۴/ اللہ سے ملاقات کا انکار یعنی آخرت کا انکار کرنا:

اللہ کا ارشاد ہے: ﴿وَالَّذِينَ كَذَّبُواْ بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الآخِرَةِ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلاَّ مَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ﴾ (سورۃ الأعراف: ۱۴۷)

یعنی: ''جن لوگوں نے ہماری آیات اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا ان کے سب اعمال ضائع ہوگئے وہ جیسے عمل کرتے ہیں ان کو ویسا ہی بدلہ ملے گا''۔

دوسری جگہ اللہ کا ارشاد ہے: ﴿أُولَئِکَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْناً﴾ (سورۃ الکہف: ۱۰۵)

یعنی: ''یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیتوں اور اس کی ملاقات (آخرت) کا انکار کیا اس لئے ان کے اعمال غارت وبرباد ہوگئے پس قیامت کے دن ہم ان کا کوئی وزن قائم نہیں کریں گے''۔

۵/ ایمان وعقیدے میں نفاق کا ہونا: (اعتقادی نفاق)

اللہ کا ارشاد ہے: ﴿وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُواْ أَهَؤُلاءِ الَّذِينَ أَقْسَمُواْ بِاللّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ إِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَأَصْبَحُواْ خَاسِرِينَ﴾ (سورۃ المائدۃ: ۵۳)

یعنی: ’’ایمان دار کہیں گے کہ کیا یہی وہ لوگ ہیں جو بڑے مبالغے سے اللہ کی قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں‘ ان کے اعمال برباد ہو گئے اور وہ خسارہ پانے والوں میں سے ہو گئے‘‘۔

۶/ نبی کریم ﷺ کے حکم کی کلی مخالفت کرنا:

اللہ کا ارشاد ہے ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيْلِ اللَّهِ وَشَاقُّوا الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى لَن يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئاً وَسَيُحْبِطُ أَعْمَالَهُمْ﴾ (سورة محمد : ۳۲)

یعنی: ’’جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکا اور ہدایت ظاہر ہونے کے باوجود رسول ﷺ کی مخالفت کی‘ یہ اللہ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ پائیں گے اور عنقریب ان کے اعمال غارت کر دیئے جائیں گے‘‘۔

۷/ انبیاء کرام کو قتل کرنا:

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّيْنَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُونَ الِّذِيْنَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (21) أُولَـئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِيْ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِيْنَ (22)﴾ (سورة آل عمران)

یعنی: ’’جو لوگ اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں اور ناحق نبیوں کو قتل کرتے ہیں اور جو لوگ عدل وانصاف کی باتیں کرتے ہیں انہیں بھی قتل کر ڈالتے ہیں تو اے نبی! انہیں دردناک عذاب کی خبر دے دیجئے‘ ان کے اعمال دنیا وآخرت میں غارت ہیں اور ان کا کوئی مددگار نہیں‘‘۔

۸/ اللہ کے نازل کردہ دین قرآن وسنت کے کسی بھی حکم سے ناگواری وناپسندیدگی کا اظہار‘ اور اس چیز کا اتباع کرنا جو اللہ کو ناراض کر دے:

ارشاد باری تعالی ہے: ﴿ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ﴾ (سورة محمد : ۹)

یعنی: ’’انہوں نے اللہ کی نازل کردہ چیز کو ناپسند کیا نتیجہ میں اللہ نے ان کے اعمال کو برباد کر دیا‘‘۔

﴿ذَلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوا مَا أَسْخَطَ اللَّهَ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ (سورة محمد: ۲۸ ﴾

یعنی: ’’انہوں نے اللہ کو ناراض کر دینے والی چیز کا اتباع کیا اور اللہ کی رضامندی کو ناپسند کیا تو اللہ نے ان کے اعمال کو برباد کر دیا‘‘۔

یہ وہ گناہ ہیں جن سے انسان کے سارے اعمال برباد ہو جاتے ہیں‘ کیونکہ یہ سب کفر اکبر ہیں جو ایک انسان کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتے ہیں اور جو دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے وہ ہمیشہ ہمیش کے لئے جہنم کا ایندھن بن جاتا ہے‘ ایسے لوگ کبھی بھی جہنم سے نہیں نکالے جائیں گے‘ ایسے لوگوں پر جنت حرام ہوتی ہے‘ ہاں اگر وہ مرنے سے پہلے سچی توبہ کر لیں اور ان کفریہ گناہوں کو چھوڑ دیں جو دائمی موجب جہنم ہیں تو اللہ تعالی مہربان ورحمدل ہے ان کی مغفرت فرما دے گا۔

۹/ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بے ادبی کرنا:

ارشاد باری تعالی ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ﴾ (سورة الحجرات: ۲)

یعنی: ’’اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی ﷺ کی آواز سے اوپر نہ کرو اور نہ ان سے اونچی آواز سے بات کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے سے بات کرتے ہو‘ مبادا تمہارے اعمال اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو‘‘۔

۱۰/ معروف کا حکم دینے والوں کو قتل کرنا:

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّيْنَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُونَ الِّذِيْنَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (21) أُولَـئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِيْ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِيْنَ (22)﴾ (سورة آل عمران)

یعنی: ''جو لوگ اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں اور ناحق نبیوں کو قتل کرتے ہیں اور جو لوگ عدل وانصاف کی باتیں کرتے ہیں انہیں بھی قتل کر ڈالتے ہیں تو اے نبی! انہیں دردناک عذاب کی خبر دے دیجئے' ان کے اعمال دنیا وآخرت میں غارت ہیں اور ان کا کوئی مددگار نہیں''۔

۱۱/ صلاۃ عصر کا چھوٹ جانا:

عن بريدة بن الحصيب رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ : (من ترك صلاة العصر فقد حبط عمله) (صحيح بخارى)

بریدہ بن الحصیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: جس نے صلاۃ عصر چھوڑ دیا اس کا عمل برباد ہو گیا''۔ (صحیح بخاری)

اور صحیح بخاری ہی میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: **(الذى تفوته صلاة العصر كأنما وتر أهله وماله)**

یعنی: جس کی صلاۃ عصر چھوٹ گئی گویا اس اس کے اہل وعیال اور اس کا مال برباد ہو گیا''۔

صلاۃ چھوڑنے میں ایک تو اسے ادا ہی نہ کرنا اور دوسرے بلا عذر وقت نکل جانے کے بعد پڑھنا دونوں مراد ہے۔

۱۲/ یہ کہنا کہ اللہ فلاں شخص کو معاف نہیں کرے گا:

عن جندب بن عبد الله رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ حدث أن رجلا قال :(والله لا يغفر الله لفلان ' وأن الله تعالى قال : من ذا الذى يتألى علي أن لا أغفر لفلان ' فاني قد غفرت لفلان وأحبطت عملك) (مسلم)

جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ فلاں شخص کو ہرگز معاف نہیں کرے گا' تو اللہ نے فرمایا: یہ کون ہے جو میرے بارے میں قسم کھا کر یہ کہتا ہے کہ میں فلاں کو معاف نہیں کروں گا! میں نے تو فلاں شخص کو معاف کر دیا' اور تیرے اعمال ضائع کر دیئے''۔(مسلم)

اس حدیث میں اللہ کی وسیع رحمت کو بیان کیا گیا ہے ساتھ ہی بندوں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ وہ اللہ کی رحمت کے بارے میں معین طور پر کسی شخص کے بارے میں قطعی طور پر کوئی فیصلہ نہ کریں' اس شخص نے غرور اور اپنے گمان کی بنا پر یہ کہہ دیا کہ اللہ فلاں شخص کو ہرگز معاف نہیں کرے گا' بلا شبہ یہ اللہ تعالی کے اختیار میں مداخلت اور لوگوں کو اس کی رحمت سے مایوس کرنے والی بات تھی' اس پر اللہ ناراض ہو گیا' اس گناہگار شخص کو تو معاف کر دیا البتہ اس متکبر شخص کے اعمال کو ضائع کر دیا' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے کسی معین شخص کے بارے میں یہ کہنا بہت خطرناک ہے بلکہ جائز ہی نہیں ہے کہ اللہ اس کو معاف نہیں کرے گا' یہ بھی معلوم ہوا کہ عبادت کے ساتھ خود پسندی اور دوسروں کو حقیر جاننا انسان کے اعمال کو برباد کر سکتا ہے۔ مومن کو ہمیشہ اپنے لئے اللہ سے مغفرت کی امید اور اپنے گناہوں کا خوف رکھنا چاہئے اور دوسروں کے بارے میں حسن ظن اور خیر خواہی اختیار کرنا چاہئے۔

یہ واضح رہے کہ موخر الذکر برباد کر دینے والے جو چار گناہ بیان کئے گئے ہیں ان سے مراد جزئی بربادی ہے یعنی ان گناہوں سے سارے اعمال برباد نہیں ہوتے' بعض اعمال برباد ہوتے ہیں' کیونکہ سارے اعمال کی بربادی کے صرف تین اسباب ہیں شرک' کفر' نفاق' اور جو ان تینوں کے حکم میں ہیں' چونکہ یہ گناہ ان سے کم تر ہیں اس لئے ان سے سارے اعمال تو برباد نہیں ہوتے البتہ ان گناہوں کے بالمقابل جو اعمال وعبادات اور نیکیاں ہوتی ہیں ان کا اجر برباد ہو جاتا ہے جیسا کہ شیخ الإسلام امام ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد امام ابن القیم رحمہما اللہ نے خلاصہ کیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۲۸/ محرم ۱۴۴۸ھ موافق ۱۳/ جولائی ۲۰۲۶ن

جبیل دعوہ سنٹر مملکت سعودی عرب

ملاحظہ: بڑے گناہوں کی دیگر علامات جاننے کے لئے اس سے متعلق راقم کے دوسرے مضامین اور مقالات کا مطالعہ کیجئے! جزاکم اللہ خیرا۔